روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 18 جنوری 2006ء 17 ذوالحج 1426 ہجری 18 صلح 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 12

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایک کان سے سنتے ہیں دوسری طرف نکال دیتے ہیں ان باتوں کو دل میں نہیں اتارتے۔ چاہے جتنی نصیحت کرو مگر ان کو اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہوتب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔(۔)

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔(۔) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔

ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455)

نور مجسم بننے کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تہجد میں یہ دعا کرتے تھے:

اے اللہ میرے دل میں اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھر دے اور میرے دائیں اور میرے بائیں اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور ہی نور کر دے۔ اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور عطا کر۔ اور مجھے نور ہی نور بنا دے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذانتبہ من اللیل حدیث نمبر 5841)

جماعتی کاموں میں خدا تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک جدید کے عظیم الشان کام

☆تحریک جدید کے کاموں کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے"۔ (مطالبات ص 4)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کو خوشخبری ہو کہ وہ ان دو عظیم الشان کاموں میں حصہ لے کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اس میں کماحقہٗ حصہ لے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

ایک یتیم نے ایک شخص پر ایک نخلستان کے متعلق دعویٰ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ رو پڑا آپ کو اس پر رحم آ گیا اور مدعا علیہ سے فرمایا کہ اس کو یہ نخلستان دے ڈالو۔ خدا تم کو اس کے بدلے میں جنت میں نخلستان دے گا لیکن اس نے انکار کر دیا حضرت ابوالدحداح بھی موجود تھے انہوں نے اس سے کہا کہ تم میرے باغ کے عوض اپنے باغ کو بیچتے ہو؟ اس نے کہا ہاں! وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ جو نخلستان آپ یتیم کیلئے مانگتے تھے اگر میں دے دوں تو اس کے عوض مجھے جنت میں نخلستان ملے گا؟ ارشاد ہوا ہاں!

(اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ 215)

حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں:

"پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں" (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اہل ربوہ کے لئے عید الاضحیٰ کے موقع پر وسیع دعوت طعام

یہ خدا تعالیٰ کا بہت فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت خامسہ کی تیسری عید الاضحیٰ دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ عید سعید اس لحاظ سے تاریخی مقام رکھتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ عید 11 جنوری 2006ء کو جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں پڑھائی اور احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین نے خطبہ سننے کی توفیق پائی اور اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں عالمی دعا میں براہ راست شریک ہوئے۔ اس اہم موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ربوہ کے رہنے والوں کی دلداری اور خوشی کے لئے عید کے تیسرے دن مورخہ 13 جنوری 2006ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے سات بجے ایک وسیع ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے جملہ انتظامات دارالضیافت ربوہ نے مرد احباب کے لئے احاطہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خواتین کے لئے احاطہ تحریک جدید میں کئے۔

ربوہ کے باسی دن رات اپنے رب العزت سے اس دعا میں مصروف رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ان کا امام ان کے سامنے موجود ہو اور وہ برسوں کی دید کی پیاس بجھاتے چلے جائیں۔ اگر غلام یہ دعا کرتے ہیں تو ان کا آقا اپنے دل میں ہمہ وقت ان کو بسائے رکھتا ہے۔ بہرحال یہ ظاہری جدائی ایک آزمائش سے کم نہیں اور اللہ تعالیٰ کے اشارے پر ہی یہ جدائی کے دن ختم ہوں گے۔ جدائی کی اس شدت کو کسی حد تک کم کرنے کے لئے پیارے آقا نے اپنے غلاموں کو اس ضیافت میں مدعو فرمایا جو ربوہ میں آپ کی طرف سے برپا کی گئی تھی۔

موسم سرما کی اس بھیگتی شام میں خلیفۃ المسیح کی طرف سے ملنے والی اس دعوت میں شرکت کے لئے احباب جماعت کشاں کشاں تشریف لا رہے تھے اور طعام گاہ کے گیٹ سے لائنوں میں جا رہے تھے۔ انتظامیہ دارالضیافت کی طرف سے حسب سابق وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ ٹیوب لائٹس سے منور احاطہ میں کھانے کے لئے سٹینڈ اور میزیں ایک ترتیب میں لگائی گئی تھیں۔

مدعووین مرد حضرات کی تعداد تین ہزار اور خواتین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس دعوت کے شرکاء میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے جملہ کارکنان، ناظران، وکلاء، افسران صیغہ جات ربوہ میں متعین مربیان سلسلہ، یو۔کے، ڈنمارک، ماریشس، انڈونیشیا، کینیڈا، جرمنی اور سری لنکا سے تشریف لانے والے مہمان، صدران محلّہ جات، ہر محلّہ سے غرباء کے نمائندے، ربوہ کی بیوت الذکر کے خادم، چوکیداران، یتامیٰ اور ایسے غرباء جن کو عموماً ایسی ضیافتوں میں شرکت کا موقع نہیں ملتا۔ ان کے علاوہ راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ دینے والے احباب کے لواحقین، اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اہل خانہ بھی مدعو تھے۔

اسی طرح خواتین میں تمام جماعتی اداروں کی کارکنات، ناظران، وکلاء، افسران صیغہ جات اور بیرون ممالک مقیم مربیان سلسلہ کی بیگمات، تمام محلّہ جات سے نمائندہ خواتین، بیوگان، غریب خواتین اور بعض دیگر مستورات شامل تھیں۔

مردوں کے حصہ میں احاطہ لجنہ کی جنوبی طرف کرسیاں اور میزیں سجا کر حسب سابق سٹیج بنایا گیا تھا جس پر مرکزی عہدیداران، بزرگان اور بعض مہمان تشریف فرما تھے۔

تمام انتظامات مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی زیرنگرانی مکمل کئے گئے۔ ان کے ساتھ مکرم منیر احمد عارف صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، خدام اور عملہ دارالضیافت کی ایک مستعد ٹیم نے خدمات سرانجام دیں۔

دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آٹھ بجے شام دعا کرائی۔ جس کے بعد یہ پُروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس عشائیہ میں آقا کی طرف سے مہمان نوازی اور اس کے غلاموں کی محبت وعقیدت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ دنیا میں ایسی بہت کم تقاریب ہوں گی کہ تقریب کا میزبان وہاں موجود نہ ہو اور اس کے غلام اس کی مہمانی کا لطف اٹھا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آقا و غلاموں کا یہ محبتوں کا رشتہ صدا سلامت رکھے اور دید کے ترسوں کی آنکھیں جلد ٹھنڈی ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

☆ مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ اپریل 2006ء میں متوقع ہے۔ ان والدین سے جو اپنی بچیوں کو اس ادارہ میں داخل کروانے کے خواہش مند ہیں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے بچیوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھائیں۔ نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ داخلہ سے قبل بچیوں کو قرآن پاک کے کم از کم دو ادوار روانی اور صحت تلفظ کے ساتھ ضرور مکمل کروائیں کیونکہ درست تلفظ اور روانی حفظ کے لئے بہت ضروری ہے۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

سانحہ ارتحال

☆ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مرزا منظور احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ میر ضیاء منظور صاحبہ بعمر 47 سال مورخہ 8 جنوری 2006ء کو ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں۔ ان کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں بعد نماز ظہر مورخہ 9 جنوری 2006ء کو جنازہ پڑھایا۔ تدفین کے بعد مکرم میاں مبارک احمد صاحب رحمت بازار ربوہ نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم میر ظفر اللہ صاحب مرحوم اور محترمہ ڈاکٹر رضیہ اقبال صاحبہ مرحومہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مرزا طاہر احمد اور مرزا مشہود احمد چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مہمان نواز اور دین سے گہرا شغف رکھنے والی تھیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد طاہر صاحب چک نمبر 84 ج ب سر شمیر روڈ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ولد مکرم چوہدری نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 6 جنوری 2006ء کو 96 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ مرحوم کو ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 84 ج ب ضلع فیصل آباد کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 7 جنوری کو بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

☆ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ گوہر تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد آصف خلیل صاحب مربی سلسلہ کو 9 جنوری 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام کاشفہ آصف عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ کاشفہ آصف مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب آف چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور نومولودہ کو صالحہ اور نیک بنائے۔ آمین

داخلہ پریپ کلاس 2006ء

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 11-12 فروری کو ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفیکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 8 جنوری تا یکم فروری 2006ء جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء وطالبات کی عمر 31 مارچ 2006ء تک ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہوں گے۔

قاعدہ + تحریری امتحان 11 فروری صبح 8-00 بجے

انٹرویو فرسٹ گروپ

12 فروری 7-45 تا 12-30 بجے

سیکنڈ گروپ

12 فروری 12-00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش انگریزی حروف تہجی Aa to Zz

اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب گنتی 1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مولد و مسکن

بھیرہ میں جماعت احمدیہ کا نفوذ اور بعض حسین یادیں

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

میرے ایک بزرگ دوست نے مجھے یہ تحریک کی ہے کہ میں حضرت خلیفہ اول کے مولد و مسکن بھیرہ کے اس ماحول کا ذکر کروں جو میں نے دیکھا ہے۔ ڈیڑھ صدی قبل بھیرہ کی سرزمین پر ایسا عظیم الشان انسان پیدا ہوا جس نے قرآن کریم اور احادیث نبوی اور طب کے علوم کی طلب میں دور دراز کے سفر اختیار کیے۔ اور پھر امام الزمان کی تلاش میں حجاز تک جا پہنچا۔ بالآخر اس کی عقدہ کشائی قادیان میں ہوئی اور اس نے اس گوہر نایاب امام الزمان کو پہلی نظر میں ہی شناخت کرلیا اور اس کی غلامی میں آنے کے لیے بیعت لینے کی درخواست کی لیکن ابھی اذن الٰہی نہیں ہوا تھا اس کی قربانیوں اور اخلاص اور وفاؤں کو دیکھ کر امام الزمان نے اس کے بارہ میں فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

بھیرہ کو شرف بخشنے والا یہی مرد خدا تھا جس کا نام نامی حضرت حکیم مولانا حافظ نورالدین ہے جس کو امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود کی 23 مارچ 1889ء کے روز سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور جس کی نورانی صفات کا کتب مسیح موعود میں بڑی کثرت سے ذکر ملتا ہے اور یہی وہ ہستی ہے جسے حضرت مسیح موعود کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا پہلا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا۔

بھیرہ کے رفقاء مسیح موعود

تاریخ گواہ ہے کہ بھیرہ کی کوکھ سے جنم لینے والی اس عظیم الشان شخصیت کے ذریعے سینکڑوں سعید فطرت انسان امام الزمان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے جنہوں نے بڑے بڑے اہم کام سرانجام دیئے اور امام الزمان سے سندات خوشنودی حاصل کیں جن پر قیامت تک پیدا ہونے والے احمدی ہمیشہ رشک کرتے رہیں گے اور ان سے تعلق ظاہر کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔ ایسے چند ایک واجب الاحترام رفقاء کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہم نشینوں میں سے تھے جن کا نام حضرت مسیح موعود کی اکثر کتب کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے۔ ''مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام حکیم فضل دین صاحب بھیروی مالک مطبع''

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زیر تربیت رہے اور رفقاء مسیح موعود میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا اور امریکہ کے پہلے مشنری بنے اور ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔

حضرت مفتی حکیم فضل الرحمن صاحب جو آپ کے داماد تھے اور افریقہ کے ابتدائی مشنریوں میں شامل ہوئے۔

حضرت قاضی امیر حسین صاحب مدرسہ احمدیہ کے ابتدائی اساتذہ میں شامل ہوئے۔

حضرت منشی خادم حسین صاحب شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود کے حلقہ ارادت میں آکر خادم دین بنے۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب جنہوں نے صوبہ سرحد میں غیر معمولی خدمت دین کی توفیق پائی۔ حضرت منشی خادم حسین صاحب کے ہی شاگرد تھے اور ان کے ذریعے ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔

حضرت مولوی محمد دلپذیر صاحب ادیب و شاعر چالیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے اور پنجاب اور کشمیر میں ہر دلعزیز علمی شخصیت تھے۔ ان کی بعض کتب پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں پڑھائی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفہ نورالدین جمونی حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد خاص بننے کے لیے جلال پور جٹاں سے بھیرہ تشریف لائے اور ہمیشہ کے لیے آپ کے ساتھی بن گئے۔ جموں میں بھی ساتھ تھے۔ آپ کا ہم نام ہونے کی وجہ سے مہاراجہ جموں نے انہیں خلیفہ نورالدین کہنا شروع کیا۔ ایک موقعہ پر جب حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ قرآن کریم کی آیت وآوینٰھما...... سے یوں لگتا ہے کہ کشمیر جیسا کوئی علاقہ ہوگا۔ تو خلیفہ نورالدین صاحب نے عرض کی کہ سرینگر میں ایک قبر ہے جسے نبی صاحب کی قبر کہتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے آپ کو سرینگر جاکر مزید تحقیق کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

حضرت سردار عبدالرحمن (سابق مہر سنگھ) جنہیں بچپن میں ہی قبول حق کے بعد حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زیر کفالت دے دیا تھا وہ اڑھائی روپے وظیفہ پر بھیرہ میں رہے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ انہیں آپ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نورالدین بھیروی کی ہی تحریک پر حضرت خلیفہ نورالدین جمونی کا داماد بننے کا شرف حاصل ہوا۔

بھیرہ میں حضرت سردار عبدالرحمن صاحب سابق مہر سنگھ اس عاجز کے دادا حضرت الحاج میاں عبدالرحمن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بچپن کے دوست اور کلاس فیلو تھے۔ اس تعلق کی وجہ سے ان کی ایک پوتی اس عاجز کے عقد میں ہیں۔

بھیرہ کے مضافات میں احمد آباد دریائے جہلم کے دوسرے کنارے پر ہے وہاں سے کئی لوگ نقل مکانی کرکے بھیرہ آئے اور احمدیت کی نعمت سے متمتع ہوئے۔ جن میں حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب (رفیق)، حضرت مولوی قادر بخش صاحب (رفیق)، حضرت مولوی محمد حسین صاحب (رفیق)، حضرت میاں کرم دین صاحب (رفیق) جن کے ایک ہونہار بیٹے میاں عطاء الرحمن صاحب ایم ایس سی بی ٹی حضرت خلیفہ ثالث کے ماتحت تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں وائس پرنسپل کے عہدے پر متعین رہے ہیں۔ حضور کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد میاں صاحب ہی قائم مقام پرنسپل تھے۔

بھیرہ کے مضافات میں ہی حضرت مولانا شیر علی صاحب پیدا ہوئے اور شادی کے بعد ادرحمہ کی طرف منتقل ہوگئے۔ انہیں جماعت احمدیہ میں ایک نمایاں مقام حاصل ہوا کیونکہ قرآن کریم کا پہلا باقاعدہ انگریزی ترجمہ انہوں نے ہی کیا اور انہوں نے خلافت ثانیہ میں بڑی شہرت پائی۔

بھیرہ کے مضافات میں ہجکہ میں حضرت ملک نورالدین صاحب کا نام بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام پر رکھا گیا اور ان کے اور ان کے خاندان کے ذریعے بھی اس گاؤں کے کئی سعید فطرت لوگ حضرت مسیح موعود کی غلامی میں شامل ہوئے ان کے والد حضرت ملک احمد دین صاحب اور چچا حضرت ملک حافظ غلام محی الدین صاحب نے پہلے بیعت کی۔ حضرت ملک حافظ محی الدین صاحب 313 رفقاء میں سے تھے اور حضرت ملک نورالدین صاحب کو بھی رفیق ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کے والد محترم مکرم راجہ غلام حیدر صاحب خلافت ثانیہ میں اسی خاندان کے ذریعہ احمدی ہوئے۔

بھیرہ کے مضافات میں ایک گاؤں فتح گڑھ ہے جہاں خلافت ثانیہ میں ایک سعید فطرت انسان نے احمدیت قبول کی جن کا نام محترم چوہدری محمد بخش تھا اور آگے ان کے ایک ہونہار بیٹے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ہیں۔

بھیرہ کی نمایاں شخصیات کا حضرت مسیح موعود کی کتب میں ذکر

بھیرہ کی جن نمایاں شخصیتوں کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں فرمایا ہے وہ یہ ہیں اور میرے غالب گمان کے مطابق یہ سب کے سب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعے ہی حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہوئے۔

آئینہ کمالات اسلام میں ذکر

ذیل میں ان احباب کے نام لکھے جاتے ہیں جو اس جلسہ (27 دسمبر 1892ء) بمقام قادیان ضلع گورداسپور۔ ناقل) میں شریک ہوئے۔

1۔ مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیرہ ضلع شاہپور

2۔ حکیم فضل دین صاحب

3۔ میاں حافظ محمد صاحب

4۔ میاں عبدالرحمن صاحب

(برادرزادگان مولوی نورالدین صاحب)

5۔ میاں نجم الدین صاحب بھیرہ ضلع شاہپور

6۔ سید قاضی امیر حسین صاحب (پروفیسر عربی مدرسہ امرتسر) بھیرہ ضلع شاہپور

7۔ میاں حسن محمد صاحب زمیندار بھیرہ ضلع شاہپور

74۔ حکیم مولوی نظام الدین صاحب رنگ پور ضلع مظفر گڑھ حال وارد بھیرہ

320۔ میاں محمد صاحب ولد عبداللہ صاحب شیر پور ضلع فیروز پور حال وارد بھیرہ

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 616)

انجام آتھم میں ذکر

21۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب مع ہر دو زوجہ بھیرہ ضلع شاہ پور

23۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مع ہر دو زوجہ بھیرہ ضلع شاہ پور

60۔ مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور

90۔ قاضی امیر حسین صاحب بھیرہ

149۔ میاں غلام محمد طالب علم مچھرالہ لاہور (یعنی خان بہادر غلام محمد خان گلگتی۔ ناقل)

189۔ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب بھیرہ

197۔ مولوی خان ملک صاحب کھیوال

203۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال ضلع جہلم

245۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب مع اہلیہ بھیرہ

246۔ حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن

247۔ مستری قطب دین صاحب بھیرہ

248۔ مستری عبدالکریم صاحب بھیرہ

249۔ مستری غلام الٰہی صاحب بھیرہ

250۔ میاں عالم دین صاحب بھیرہ

251۔ میاں محمد شفیع صاحب بھیرہ

252۔ میاں نجم الدین صاحب بھیرہ

253۔ میاں خادم حسین صاحب بھیرہ

254۔ بابو غلام رسول صاحب بھیرہ

255۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بھیرہ

258۔ مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر

297۔ حافظ غلام محی الدین صاحب بھیرہ حال قادیان

305۔ مستری اسلام احمد صاحب بھیرہ

(انجام آتھم ۔ روحانی خزائن جلد 11 ص 324)

تین سو تیرہ کی فہرست میں بھیرہ سے تعلق رکھنے والے رفقاء کی تعداد آبادی کے تناسب سے سب سے زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں جب حضرت مسیح موعود نے جہلم کا سفر اختیار کیا تو بھیرہ سے بھی کئی احمدی دریائے جہلم کے راستے سے جہلم پہنچے اور دستی بیعت میں شامل ہوئے ان کی تعداد کا تعین کرنا مشکل ہے۔

مجموعہ اشتہارات جلد اول

حضرت مسیح موعود نے 24 فروری 1898ء کو ایک اشتہار حکومت وقت کے نام دیا اور اس میں احمدیہ فرقہ اور اس کے بانی کا تعارف کرواتے ہوئے اپنے سلسلہ کے بعض معزز اراکین کے نام بھی شائع فرمائے۔ یہ اشتہار 16 صفحات پر مشتمل تھا حضور نے فرمایا کہ ”ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ، مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں“۔ اس فہرست میں حضور نے 316 نام شامل فرمائے ہیں جن میں سے بعض کا تعلق بھیرہ سے ہے وہ درج ذیل ہیں۔

87۔ منشی غلام محمد صاحب دفتر پولیٹیکل ایجنٹ گلگت

148۔ مفتی محمد صادق صاحب رئیس بھیرہ

150۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب رئیس بھیرہ سابق طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر

154۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب رئیس بھیرہ

159۔ مخدوم محمد صدیق صاحب رئیس ضلع شاہ پور

161۔ حاجی حافظ مولوی فضل الدین صاحب رئیس بھیرہ و تاجر

264۔ منشی خادم حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ راولپنڈی

282۔ حافظ غلام محی الدین صاحب بھیروی قادیان

284۔ مولوی سردار محمد صاحب برادرزادہ مولوی صاحب حکیم نورالدین صاحب بھیرہ

297۔ میاں نجم الدین صاحب تاجر کتب بھیرہ

298۔ مستری جماں مالک کارخانہ روئی بھیرہ

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 8)

آخر الذکر مستری جماں دراصل مستری جمعہ خان ہیں جو بہت بڑے صناع تھے۔ لکڑی پر نقش گری میں خاص مہارت رکھتے تھے ان کے ہاتھ کا ایک دروازہ بیت نور بھیرہ میں اس کمرے کی زینت بنا ہوا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پیدائش ہوئی تھی اور اسی قسم کا ایک اور دروازہ عجائب گھر لاہور میں ہے انہیں وائسرائے ہند نے بکنگھم پیلس انگلستان میں کام کے لیے بھجوا کر ملکہ وکٹوریہ کے اس محل میں اپنے ہنر کا مظاہرہ کرنے کا اعزاز بخشا تھا غالبًا برٹش میوزیم میں بھی ان کی صناعی کا نمونہ پایا جاتا ہے اور میو سکول آف آرٹس لاہور (جواب آرکیٹیکچر کے ڈگری کورس کے لیے Upgrade ہو چکا ہے) میں بھی انہیں بلوا کر اپنے فن کی تدریس کا موقع دیا گیا تھا۔ تاریخ احمدیت بھیرہ میں لکھا ہے ”آپ بہت بڑے صناع تھے۔ ان کی صناعی کا نمونہ (دروازہ) عجائب گھر لاہور میں رکھا گیا ہے۔ محترم سر خضر حیات خان صاحب ٹوانہ سابق وزیراعظم متحدہ پنجاب کے والد محترم ملک عمر حیات خان ٹوانہ آپ کی صناعی کی نمائش کے لیے آپ کو لندن لے گئے تھے وہاں آپ کو بڑا انعام و اکرام دیا گیا تھا۔ آپ کی نگرانی میں (بیت) نور بھیرہ کی تعمیر ہوئی“۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت مؤلفہ فضل الرحمٰن بسمل بھیرہ ص 144)

یہ تو حضرت مسیح موعود کی روحانی فوج کا ہراول دستہ ہے جس کا تعلق بھیرہ سے ہے ان کے علاوہ بیشمار اور نام ہیں جو بوجوہ زیادہ نمایاں تو نہ ہو سکے لیکن انہوں نے بھی مقدور بھر خدمت کی توفیق پائی۔ اس عاجز راقم الحروف کے دادا، پڑدادا اور نانا، پڑنانا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعے ہی ابتداء میں ہی (1896-98ء) حضرت مسیح موعود کے غلاموں میں شامل ہوئے۔ میرے دادا اور پڑدادا تو رفقاء میں شامل تھے جن کی دستی بیعت 1892ء کی ہے۔

جن رفقاء کو میں نے دیکھا

میرا تعلق چونکہ چوتھی نسل سے ہے اس لیے میں نے بچپن میں بہت کم رفقاء حضرت مسیح موعود کو بھیرہ میں دیکھا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

حضرت خان بہادر غلام محمد خان گلگتی جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہی زیر کفالت پڑھے اور 313 رفقاء میں اس وقت شامل ہوئے جبکہ ابھی طالب علم تھے اور گلگت اور لداخ کے پولیٹیکل ایجنٹ رہے۔

حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ جو پاکستان بننے کے بعد قادیان سے بھلوال آ کر رہائش پذیر ہو گئے تھے جن کے ساتھ پورا ایک سال ہمیں یعنی والدین اور سب بہنوں بھائیوں کو ایک ہی مکان میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت یہ عاجز دوسری جماعت کا طالب علم تھا۔ حضرت سردار صاحب کئی بار بھیرہ بھی تشریف لاتے رہے اور ان مقامات کی نشاندہی کرتے تھے جہاں انہوں نے ہمارے بزرگوں کے ساتھ بچپن گزرا تھا (کیونکہ خاکسار کے دادا جوان کے ہم عمر تھے 1924ء میں جدہ میں وفات پا چکے تھے)

حضرت ملا خدا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اور اپنے والد بزرگوار کے ساتھ قادیان جانے اور حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت اور اپنے بچپن کے مشاہدات کا ذکر ”یوم مسیح موعود“ کے مقامی جلسوں میں اکثر کیا کرتے تھے۔

بھیرہ میں احمدیہ بیوت الذکر

بھیرہ میں بیت الذکر نور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آبائی گھر ہے جہاں آپ پیدا ہوئے (وہ کمرہ اب تک محفوظ ہے)۔ اس بیت الذکر میں بڑی رونق ہوا کرتی تھی۔ بھیرہ اور بھیرہ کے مضافات کے احمدی یہاں آ کر جمعہ پڑھتے تھے۔ خلافت اولیٰ کے آغاز تک احمدی اور غیر احمدی اس کے ملحق بیت الذکر میں باری باری باجماعت نماز پڑھتے تھے اور یہ وہ بیت الذکر تھی جہاں حضرت خلیفہ اول اور آپ کے آباؤ اجداد امامت کے فرائض ادا کرتے تھے اور آپ کے گھر (موجودہ بیت نور) سے ایک کھڑکی اس بیت میں کھلتی تھی لیکن 1911ء میں ایک تنازعہ کی رپورٹ پر آپ نے اپنا گھر ”بیت نور“ میں تبدیل کرنے کا فیصلہ فرمایا تاکہ کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہ ہو۔ حضرت مصلح موعود نے بھی یہاں 1950ء میں دورہ فرمایا تھا اور اس کمرے میں نوافل بھی ادا کئے تھے جہاں حضرت خلیفہ اول پیدا ہوئے تھے۔ ”بیت فضل“ محلّہ احمدیہ بھیرہ میں ہے جہاں اس وقت تک کچھ رونق رہتی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے 1950ء میں یہیں حاضرین سے خطاب فرمایا تھا اور سنگ مرمر کا کتبہ نصب کیا تھا۔ لیکن جمعہ کی نماز اب بھی صرف ”بیت نور“ میں ہی ہوتی ہے۔ خاکسار کے بچپن میں یہاں جمعہ کا خطبہ جو امیر دیتے تھے اور نمازیں پڑھاتے تھے۔ ان میں مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے (علیگ) بہت نمایاں ہیں کئی سال تک وہ بھیرہ کے مقامی امیر رہے۔ اس کے بعد چوہدری محمد یوسف صاحب مولوی فاضل بی اے بی ٹی امیر بنے اور وہی جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔ اکثر حضور کا خطبہ الفضل سے پڑھتے تھے۔ ان کے بعد مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب کے والد مولوی محمد اشرف صاحب امیر بنے اور بعدہ اس عاجز کے والد میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل منشی فاضل بی اے بی ٹی لیکن ان دونوں امراء کے عہد امارت میں خاکسار یا تو لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم تھا یا سروس میں آ چکا تھا اور بھیرہ صرف تعطیلات میں ہی آنا ہوتا تھا۔ بھیرہ کے پہلے امیر حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب تھے جو کہ مخدوم محمد ایوب صاحب کے والد بزرگوار تھے۔

بھیرہ میں بیت نور کے علاوہ حضرت خلیفہ اول کا وہ مکان اور مطب ہے جس کی تعمیر کے دوران آپ لاہور سامان عمارت خریدنے گئے تھے اور کھڑے کھڑے حضرت مسیح موعود کو ملنے قادیان گئے تھے اور کرائے کا یکہ دار مسیح کے باہر کھڑا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر وہیں کے ہو کر رہ گئے یہ اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے۔ وہ مطب اور مکان کی بلڈنگز جو بعد میں مکمل ہوئیں ہمارے زمانے میں پرائمری سکول نمبر 1 بھیرہ اور ڈاکخانہ کے طور پر استعمال ہوتی تھیں۔ خاکسار کے دادا، والد، بھائی اور خاکسار اسی سکول میں پرائمری تک پڑھتے رہے ہیں۔

ہائی سکول میں باجماعت نمازیں

ہائی سکول کے زمانہ میں چھٹی سے آٹھویں تک برانچ سکول میں کلاسیں ہوتی تھیں جہاں کے انچارج چوہدری محمد یوسف صاحب ہوتے تھے جو کہ سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ نویں دسویں کی کلاسیں ہائی سکول کی بلڈنگ میں ہوتی تھیں۔ اس زمانے میں ظہر کی نماز باجماعت برانچ سکول میں بھی ہوتی تھی اور ہائی سکول میں بھی۔ برانچ سکول میں احمدی لڑکوں کی امامت چوہدری محمد یوسف صاحب کرتے تھے اور ہائی سکول میں خاکسار کے والد میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل امامت کرتے تھے۔ اس وقت بڑا غیر متعصّبانہ ماحول تھا اور کبھی کسی نے ندا دینے اور سکول کی گراؤنڈز میں نمازیں پڑھنے سے احمدیوں کو نہیں روکا بلکہ سکول میں تین تین جماعتیں ہوتی تھیں۔ سنی، شیعہ اور احمدی دونوں سکولوں میں اپنی اپنی باجماعت نماز آزادی سے ادا کرتے تھے یہ 1955ء-1960ء کے دور کی کیفیات ہیں۔

بھیرہ کی دو اہم اقوام

بھیرہ میں دو اقوام کافی اثر ورسوخ رکھتی تھیں ایک تو خواجگان تھے جن میں سے حضرت حکیم فضل دین صاحب وغیرہ تعلق رکھتے تھے اور حضرت خلیفہ اول کی زوجہ اول بھی غالبًا اسی قوم کی سب برانچ مفتیوں کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب اس خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کو حضرت خلیفہ اول کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ آگے ان کی ایک بیٹی (یعنی حضرت خلیفہ اول کی نواسی) حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے عقد میں آئیں جن کے ایک بیٹے (چوہدری ناصر محمد سیال صاحب) حضرت مصلح موعود کے داماد بنے اور ایک بیٹی لاہور کے امیر ضلع چوہدری حمید نصراللہ صاحب کی والدہ ٹھہریں اور دوسری بیٹی کا ایک پوتا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا داماد بنا ہے جس کا نام ملک سلطان محمد خان ہے۔

دوسری قوم پراچگان کی ہے ان میں سے بھی کئی سعید روحیں حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہوئیں۔ اس قوم میں سے ایک صوفی عبدالغفور صاحب پراچہ بی اے (علیگ) تھے جو چین کے ابتدائی

مشنریوں میں سے تھے۔ غالباً سب سے پہلی بیعت بابو محمد امین صاحب پراچہ کی ہے جو 1904ء کی ہے ان کی اولاد میں سے شیخ فضل کریم صاحب پراچہ ایڈووکیٹ، شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ اسلام آباد اور سرگودھا میں بھیرہ سرگودھا بس سروس کے مالک شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ، شیخ اقبال صاحب پراچہ اور دیگر برادری نے شہرت پائی۔ بابو محمد امین صاحب پراچہ کا ایک پوتا سوئٹزرلینڈ میں یو این او میں ہے جن کا ذکر دورہ مغرب 1400ھ میں حضرت خلیفہ ثالث کے حوالے سے ملتا ہے۔ ان کا نام شیخ سعادت احمد پراچہ ہے۔

حضرت مصلح موعود کا سفر بھیرہ

حضرت مصلح موعود کا ارادہ تو 1930ء میں بھیرہ دورہ کرنے کا تھا جیسا کہ حضور نے جلسہ سالانہ 1929ء کے موقع پر فرمایا:

"یہ بھی ارادہ ہے کہ آنے والے سال میں اگر خداتعالیٰ توفیق دے تو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کا ٹور (Tour) کروں ...... بھیرہ جانے کا ارادہ مدت سے ہے کیونکہ وہ حضرت خلیفہ اول ...... کا وطن ہے"۔

(الفضل 7 جنوری 1930ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 14 ص 164،165 مولفہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

لیکن اس کو عملی جامہ حضور نے 26 نومبر 1950ء کو پہنایا جب ایک بھرپور قافلے کے ساتھ حضور سرگودھا اور فتح آباد سے ہوتے ہوئے بھیرہ تشریف لے گئے اور سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے آبائی مکان میں تشریف لے گئے جس کا بیشتر حصہ بیت نور پر مشتمل ہے۔ حضور دیر تک بیت نور میں کھڑے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خاندانی حالات، جائداد اور اوائل زندگی کے واقعات کے متعلق بھیرہ کے عمر رسیدہ احباب سے دریافت فرماتے رہے پھر بیت نور کے اس کمرے میں شکرانے کے دو نوافل ادا کیے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پیدائش ہوئی تھی۔ اس کے بعد امیر صاحب مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے (علیگ) کی درخواست پر بیت نور میں سنگ مرمر کا ایک "یادگار کتبہ" نصب فرمایا اور اس کے بعد دعا کروائی۔

مکانات دیکھنے کے بعد حضور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا وہ مطب دیکھنے تشریف لے گئے جو رہائشی مکانات میں تبدیل ہو چکا تھا۔ نماز ظہر کے لیے حضور بیت الفضل بھیرہ تشریف لے گئے اور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت الفضل بھیرہ میں بھی اپنے دست مبارک سے اسی قسم کا ایک کتبہ نصب فرمایا اور دعا کروائی۔ تلاوت اور دعا کے بعد سپاس نامہ پیش کیا گیا جو امیر صاحب نے پیش کیا اور اس کے بعد ایک جامع تقریر فرمائی جس میں فرمایا:

"...... قریباً تیس سال ہوئے جب سے میرے دل میں اس شہر میں آنے کا شوق ہوا۔ بھیرہ، بھیرہ والوں کے لیے ایک اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے سے بنا ہوا ایک شہر ہے مگر میرے لیے یہ اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے سے بنا ہوا شہر نہیں تھا بلکہ میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا ان کا مولد و مسکن تھا۔ بھیرہ والوں نے بھیرہ کی رہنے والی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا اور میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور حدیث کا دودھ پیا ہے۔ پس بھیرہ والوں کی نگاہ میں جو قدر بھیرہ شہر کی ہے میری نگاہ میں اس کی اس سے بہت زیادہ قدر ہے......"

(تاریخ احمدیت جلد 16 ص 168)

یہ خطاب تقریباً 2 گھنٹے کا ہے جو تاریخ احمدیت کی مذکورہ بالا جلد میں مکمل شائع شدہ ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس دورے کا اصل محرک حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم مرحومہ تھیں جو حضرت خلیفہ اول کی صاحبزادی تھیں اور حضرت مصلح موعود کے عقد میں 1914ء میں آئیں۔ حضرت مصلح موعود نے ان سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کے ابا حضرت خلیفہ اول کا مولد و مسکن بھیرہ انہیں دکھائیں گے لیکن حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کی زندگی میں یہ موقع پیدا نہ ہوسکا اور وہ 10 دسمبر 1924ء کو نہایت کم عمری میں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

کتاب "بھیرہ کی تاریخ احمدیت"

میرے والد میاں فضل الرحمٰن بسمل نے مرکز کی منظوری سے "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" کے نام سے دسمبر 1972ء میں ایک کتابچہ شائع کیا تھا۔ اس وقت آپ امیر جماعت احمدیہ بھیرہ تھے۔ اس مختصر سے کتابچہ میں اجمالی طور پر بھیرہ کی تاریخ احمدیت آگئی ہے لیکن حقیقت یہی ہے جیسے شمع کے روشن ہوتے ہی ایک پروانہ دوسرے پروانے کے پیچھے شمع کی طرف تیزی سے رخ کرتا ہے اس طرح بھیرہ کی سرزمین اور اس کے مضافات سے بیشمار سعید روحوں نے حضرت مسیح موعود کی بعثت پر پروانوں کی طرح قادیان کا رخ کیا اور حضور کے رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی لیکن ان پروانوں کی رہنمائی کرنے والا سردار پروانہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مقدس ذات تھی جس کی تقلید میں بیشمار پروانے اڑتے ہوئے شمع کی طرف پہنچے جو کہ اسلام پور قاضیاں میں روشن ہوئی تھی۔ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود نے مندرجہ ذیل پُرکشش الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔

"......کوئی صاحب نور دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا جاتا ہے اور جب وہ آتا ہے تو اس کی طرف مستعد روحیں کھنچی چلی آتی ہیں اور پاک فطرتیں خودبخود دروبحق ہوتی جاتی ہیں اور جیسا کہ ہرگز ممکن نہیں کہ شمع کے روشن ہونے سے پروانہ اس طرف رخ نہ کرے ایسا ہی یہ بھی غیرممکن ہے کہ ہر وقت ظہور کسی صاحب نور کے صاحب فطرت سلیمہ کا اس کی طرف بارادت متوجہ نہ ہو"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول ص 646)

ایسے پروانوں کی تعداد تو لاکھوں میں ہے لیکن صرف چندان پروانوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق بھیرہ کی سرزمین سے تھا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب کا "بھیرہ" پر ایک خوبصورت مضمون شائع ہوا تھا جس میں اس کا تاریخی پس منظر وغیرہ بھی بیان ہوا ہے وہ لکھتے ہیں:

"احمد شاہ ابدالی کے جرنیل نورالدین نے تو بھیرہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی لیکن مسیح موعود کی فوجوں کے سپہ سالار نے اپنے نور ایمان، نور اخلاق، نور عرفان، توکل علی اللہ اور نور خلافت سے نہ صرف دین کا نور چار دانگ عالم میں پھیلا دیا بلکہ اس کے قدم میمنت لزوم سے بھیرہ کے نام اور مقام، دونوں ہمیشہ کے لیے تابندہ ہوگئے"۔

(الفضل 15 مئی 2000ء ص 5)

میں اپنی معروضات کو حضرت مصلح موعود کے ان الفاظ پر ختم کرتا ہوں فرمایا:

"اس بستی سے مجھے روحانی اور جسمانی تعلق ہے۔ اس بستی کے ایک معزز گھرانے کی لڑکی میری بیوی تھی اور اس بیوی سے میری اولاد بھی ہے۔ پھر اس بستی کے ایک معزز شخص سے میں نے قرآن کریم اور بخاری کا ترجمہ پڑھا۔ پس اس بستی سے مجھے روحانی اور جسمانی نسبت ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 191)

الجزائر

سرکاری نام: الجمہوریہ الجزائریہ الدیمقراطیۃ الشعبیہ (Democratic Popular Republic of Algeria)

وجہ تسمیہ: فرانس نے اسے الجیریا کا نام دیا۔ یہ عربی کے لفظ الجزائر کی شکل ہے جس کے معنی ہیں "جزیرۃ" یا "جزیرے"

محل وقوع: شمال مغربی افریقہ

حدود اربعہ: اس کے شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں تیونس اور لیبیا، جنوب مشرق میں نائیجر، جنوب میں مالی، مغربی صحارا اور ماریطانیہ، مغرب میں مراکش واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال: الجزائر شمالی افریقہ کے وسطی خطے "افریقہ کوچک" میں واقع ہے جسے خط اطلس بھی کہا جاتا ہے۔ الجزائر کی مشرق سے مغرب لمبائی 2400 کلومیٹر (1500 میل) اور شمال سے جنوب چوڑائی 2100 کلومیٹر (1300 میل) ہے۔ ملک کا 85 فیصد رقبہ صحرا پر مشتمل ہے۔ مشرق سے مغرب کی جانب پھیلے ہوئے کوہ اطلس کے دو پہاڑی سلسلے الجزائر کو تین قدرتی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ شمالی کوہ اطلس اور بحیرہ روم کے درمیان الجزائر کا ساحلی میدان ہے جو نہایت زرخیز اور گنجان آباد ہے۔ وسطی علاقہ سطح مرتفع ہے جو سطح سمندر سے 3000 فٹ بلند ہے۔ ملک کا جنوبی حصہ ایک وسیع ریگستانی ہے۔ ساحل 998 کلومیٹر (620 میل)

رقبہ: 2,381,741 مربع کلومیٹر

آبادی: 2 کروڑ 90 لاکھ نفوس (1998ء)

دارالحکومت: الجزیرہ Algiers (15 لاکھ)

بلند ترین مقام: ماؤنٹ تاہات Tahat (3003 میٹر)

بڑے شہر: اوران، قسطنطین، آعنابہ، بلیدہ، سطیف، سیدی، بالعراس، تلمسان، سلیکدہ، بجایہ، باطنہ، بشار، ادرار

سرکاری زبان: عربی (بربر۔ فرانسیسی)

مذہب: اسلام 99 فیصد

اہم نسلی گروپ: عرب 75 فیصد، بربر 25 فیصد

یوم آزادی: 3 جولائی 1962ء

رکنیت اقوام متحدہ: 8 اکتوبر 1962ء

کرنسی یونٹ: دینار=100 ملیمات (البنک المرکزی الجزائری)

انتظامی تقسیم: 48 ولائتیں (گورنریٹس)

موسم: بحیرہ رومی ہے۔ گرمیوں میں سخت گرمی اور حبس اور سردی کم پڑتی ہے۔ صحرائی علاقے نہایت خشک ہیں۔

اہم زرعی پیداوار: جو۔ انگور۔ آلو۔ کھجور۔ زیتون۔ سنگترے۔ گیہوں۔ سبزیاں۔ ترشاوہ پھل۔ سیب۔ لیموں۔ انجیر (مویشی)

اہم صنعتیں: تیل کی مصنوعات۔ ہلکی مشینری۔ فوڈ پروسیسنگ۔ کھاد۔ پلاسٹک۔ کپڑا۔ فولاد۔ چمڑا

اہم معدنیات: تیل۔ قدرتی گیس۔ پارہ۔ لوہا۔ زنک۔ سیسہ۔ فاسفیٹ۔ جست۔ تانبا

مواصلات: قومی فضائی کمپنی ``Air Algier`` (5 بین الاقوامی ہوائی اڈے) 3147 میل لمبی ریلوے۔ الجزائر۔ عنابہ اور وہران بڑی بندرگاہیں ہیں۔

(بشکریہ انسائیکلوپیڈیا اقوام عالم)

غزل

نگری نگری گھوما جوگی لیکن چین نہ پایا ھُو
دنیا کے اطوار طریقے دیکھے، جی گھبرایا ھُو
سوچا! کس کانٹوں کی جھاڑی میں دامن الجھایا ھُو
تب باہو سلطان کوی کا بَیت مجھے یاد آیا ھُو
"ناقدراں دی یاری توں کسے وی فیض نہ پایا ھُو
کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

سُکھ کے دن بھی دیکھے ہیں دکھ کی بھی راتاں دیکھی ہیں
من کے بھانبڑ دیکھے نینن کی برساتاں دیکھی ہیں
گلیاں کوچے چھانے رنگ برنگی ذاتاں دیکھی ہیں
پیت کی ریتاں دیکھی ہیں اور بیر کی گھاتاں دیکھی ہیں
بن رب جی سچے سوہنے کے کوئی میت نہ پایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

کتنی یادیں سوچوں میں در آتی ہیں کلپاون کو
کتنے چہرے چاند کی اوٹ سے تکتے ہیں تڑپاون کو
کتنے گھاتی گھاتاں میں بیٹھے ہیں تیر چلاون کو
تپتی دھوپ میں جلتا منوا مچلا جائے ساون کو
اکھیئن نے بھی من صحرا پہ پانی نہ برسایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

کتنے لوکاں دل کو کتنے روگ لگائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی سینوں میں اپنے درد چھپائے بیٹھے ہیں
کتنے چہروں پہ جھوٹی مسکان سجائے بیٹھے ہیں
کتنے ہی جگ کے پیچھے مالک کو بھلائے بیٹھے ہیں
ہر روپا کو دیکھ کے مورکھ، لوبھی من للچایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

بِن مانگے جو دان کرے کوئی ایسا دیون ہار نہیں
بے سود بیاج کے دیوے جو کوئی بھی ساھوکار نہیں
مرے مالک کے دربار سا تو جگ کا کوئی دربار نہیں
سب سودے اُس سے ہی کر لو یہ گھاٹے کا بیوپار نہیں
اُس نے تو ایک کے بدلہ میں لاکھوں کا قرض چکایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

اِس جیون میں ہم نے تو بس بے فیض ہی صبح وشام کیا
سارے کام بگاڑے خود اور کھاتا اُس کے نام کیا
پھر اُس در پہ جا کے روئے چلّائے کہرام کیا
"چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا"
سارا دوش اُسی پہ دھر کے اپنا آپ چھڑایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

اِک چھوٹی سی کیڑی جیسی تو ہے تیری ذات کوی
پھر بھی مالک نے رکھی ہے تیری کتنی بات کوی
کیا کیا بخشا تجھ کو کیا تھی سوچ تری اوقات کوی
شکر یہ کر کہ تو نے دیکھی نہ اندھیاری رات کوی
تیرے رب نے رکھا تجھ پہ ہر پل اپنا سایا ھُو
تو نے پر دنیا داری میں اپنا آپ گنوایا ھُو
"کِکر تے انگور چڑھایا ہر گُچھا زخمایا ھُو"

ا۔ق۔احمد

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

دست واسہال کی بیماری سے بچاؤ کے طریق

ہلکی پھلکی غذا اور نمکول اس مرض کا بہترین علاج ہے

آپ کو یہ جان کر دکھ ہوگا کہ پاکستان میں ہر ایک ہزار نوزائیدہ بچوں میں سے 96 بچے ایک سال کی عمر ہونے سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ جبکہ جاپان میں ہر ایک ہزار نوزائیدہ بچوں میں سے صرف ایک بچہ فوت ہوتا ہے۔ یہ اعداد وشمار عالمی ادارہ صحت نے پیش کئے ہیں۔ پاکستان میں کم عمر بچوں کی شرح اموات دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ حالانکہ ابھی یہ اعداد و شمار سو فیصد مصدقہ نہیں ہیں۔ درحقیقت اموات کی یہ شرح اصل شرح سے کافی کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دیہات اور پسماندہ شہروں میں بلکہ پوری شہری آبادی میں بھی کئی اموات کا تو شمار ہی نہیں ہو پاتا۔ بچوں کی اس خطرناک شرح اموات کی ذمہ دار دو بیماریاں ہیں۔ اول نمونیہ اور دوم دست و اسہال۔ یہ دونوں بیماریاں قابل علاج ہیں خاص طور پر دست و اسہال سے کسی بچے کا مر جانا تو بے حد افسوسناک بات ہے۔ دست واسہال سے ہونے والی اموات کی بنیادی وجہ جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی ہے۔ جبکہ بعض بچے بیماری کے علاج کے لئے دی جانے والی ادویہ کی وجہ سے بھی مر جاتے ہیں۔ اس بیماری کے بڑھنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں دست و اسہال کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ اور بہت سے لغو اور فضول باتوں کو مرض کی وجوہ سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ہرے پاخانوں کی وجہ سے بچے کو سردی لگ جانا ہے یا دانت نکلنے کی وجہ سے بچوں کو دست شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو پالنے کے لئے جس ہمت، صبر اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے، موجودہ دور کی ماؤں کے پاس اس کی بھی شدید کمی ہے۔ ہمارے یہاں ایک اور طرز عمل جو عام ہے وہ دودھ پلانے والی ماؤں کی سخت نگرانی ہے۔ بعض اوقات تو مختلف کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ساتھ ان کے نہانے تک پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے۔ یہ سب تعلیم اور شعور وادراک کی کمی کا نتیجہ ہے۔ اسہال کی بیماری کے متعلق درست حقائق درج ذیل ہیں۔

(1) جو بچے صرف اور صرف ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں اس بیماری کا تناسب بے حد کم ہے۔

(2) ماؤں کے کچھ بھی کھانے پینے سے بچے کی صحت پر کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ دودھ پلانے والی ماؤں کو بہتر اور زیادہ خوراک لینی چاہئے اور دودھ اور پانی کا استعمال بھی زیادہ کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کے لئے فیڈ کی مقدار بڑھے گی۔ صرف چند ادویہ اور امراض کے مضر اثرات ماں کے دودھ کے ذریعے بچے میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ لیکن عام امراض یعنی نزلہ، زکام اور بخار وغیرہ ماں کے دودھ کے ذریعے ہرگز منتقل نہیں ہوتے۔ البتہ قربت کے ذریعے ایسا ممکن ہے۔

(3) نومولود بچے چوبیس گھنٹے میں پانچ سات بار پاخانہ کر سکتے ہیں خواہ یہ ہرے ہوں، پھٹے پھٹے ہوں یا اس میں دانے ہوں، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ پاخانے میں سرخی یا خون کی آمیزش خطرناک ہے۔ ایسی صورت میں فوراً بچوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

(4) بچے کو پہلے چھ ماہ تک صرف اور صرف ماں کا دودھ پلائیں۔ اگر بحالت مجبوری ڈبے یا بھینس کا دودھ پلانا پڑے تو بھی پانی اور شہد وغیرہ سے پرہیز کریں۔ اوپر کا دودھ بھی صاف کپ اور چمچے سے پلائیں۔ فیڈر کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

(5) جو بچے چھ ماہ سے زیادہ عمر کے ہوں دست کی صورت میں بھی ان کی نرم غذا نہ روکیں اور نہ ہی دودھ کو پتلا کریں۔ خاص طور پر کیلا، دہی، پتلی کھچڑی اور چاول کی پیچ ان کے لئے بہترین غذا ثابت ہوگی۔ دہی اور کیلا دن کے علاوہ رات کے وقت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کی جانے والی زیادہ تر قیاس آرائیاں قطعاً غلط ہیں۔ اسی طرح دہی اور چاول کی ٹھنڈی تاثیر کا جو تاثر ہے وہ بھی سراسر غلط ہے۔

(6) ماؤں کے لئے بچوں کے دست و اسہال سے زیادہ پریشان کن امر کیا ہوگا۔ اس لئے ان کا ڈاکٹروں پر بھی بہت دباؤ ہوتا ہے کہ بس کچھ ایسا کریں کہ میرے بچے کے دست فوراً ٹھیک ہو جائیں۔ اس دباؤ کے تحت ڈاکٹر بھی دست روکنے والی ادویات کا استعمال شروع کروا دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ دوائیں شیر خوار بچوں کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کے استعمال سے بچے کے دست تو رک جاتے ہیں مگر پیٹ پھولنے لگتا ہے اور اسے میڈیکل کی اصطلاح میں PDD یعنی Post Diarrhoea Distension کہتے ہیں جو کہ ایک انتہائی خطرناک حالت ہے۔ اس حالت میں بچے کو لازماً ہسپتال میں داخل کروانا پڑتا ہے۔ جہاں ناک سے معدے تک ایک نلکی ڈالی جاتی ہے۔ روزانہ خون کے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں اور ساتھ ہی بے شمار اینٹی بائیوٹکس (Antibiotics) ادویات کا استعمال بھی کروایا جاتا ہے۔ بچے کی مکمل صحت یابی میں ہفتے لگ سکتے ہیں اور بعض اوقات بچہ اس تمام کارروائی کے باوجود بھی فوت ہو سکتا ہے۔

(7) دستوں کا آغاز عموماً ایک وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس کے لئے کوئی سو فیصد فائدہ مند دوا ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ یہ عموماً پانچ سے سات دن میں ٹھیک ہو جاتے ہیں اور اگر بچے کو پانی، نمکیات اور غذائی قوت کی کمی سے بچائے رکھا جائے تو یہ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور بچے کو کوئی خاص کمزوری بھی نہیں ہوتی۔ دستوں کی ایک بڑی وجہ چوسنی اور دودھ کی بوتل (فیڈر) بھی ہے۔ ان دونوں چیزوں کا استعمال مکمل طور پر ترک کر دینا چاہئے۔ کیونکہ کسی بھی طرح سے انہیں مکمل صاف نہیں کیا جا سکتا۔ یوں جراثیم اور گندگی کسی نہ کسی طرح ان کے ذریعے بچوں کے جسم میں داخل ہو کر پیٹ کی خرابی کا باعث بن ہی جاتے ہیں۔

(8) اگر کسی بچے کو دستوں کی بیماری لاحق ہو جائے تو اس میں پانی کمی کو جانچنے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کریں۔

(i) بچے کے پیٹ کی کھال کو چٹکی میں دبا کر اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ اگر کھال تیزی سے اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بچے میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

(ii) بچے کا منہ کھول کر اس کی زبان دیکھیں یا اپنی انگلی اس کی زبان پر پھیر کر انگلی کا معائنہ کریں اگر بظاہر اس کی زبان گیلی ہے یا آپ کی انگلی پر بچے کا لعاب لگا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

(iii) بچے کے پیشاب میں کمی نہیں آئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پانی کی کمی شدید نہیں ہے۔

(iv) اس کے علاوہ بچے کی حرکات وسکنات درست ہوں۔ وہ بالکل بے دم پڑا ہوا نہ ہو۔ آنکھیں اندر کی جانب دھنسی ہوئی نہ ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

(9) بچے کو پانی کی شدید کمی سے بچانے کے لئے نمکول یعنی ORS کا استعمال اکسیر ہے۔ نمکول کو تھوڑا تھوڑا کر کے نہ بنائیں۔ بلکہ ایک صاف جگ میں چار گلاس پانی (ایک لٹر) لے کر پورا پیکٹ اس میں ڈال دیں اور یوں ایک ساتھ چوبیس گھنٹے کے استعمال کے لئے نمکول تیار کریں۔ نمکول کو فیڈر سے قطعی نہ پلائیں بلکہ خود وقتاً فوقتاً چمچے سے پلاتے رہیں۔ اگر بچہ دستوں کے ساتھ ساتھ الٹیاں بھی کر رہا ہو تو بھی اسے نمکول پلائیں۔ اس طرح ایک گھنٹے میں اسے تیس چمچے 1500CC نمکول پلایا جا سکتا ہے۔ پھر جیسے جیسے بچے کے جسم میں نمکیات کا بگڑا ہوا توازن نارمل ہوتا جائے گا اس کی الٹیاں اور دست بھی کم ہوتے جائیں گے۔

جس بچے کو دست و اسہال کی شکایت ہوتی ہے اس کے جسم میں پوٹاشیم کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچے کا پیٹ پھولنے لگتا ہے اور الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسے بچوں کے لئے کیلا بہترین غذا ہے۔ کیونکہ کیلے میں پوٹاشیم کی خاصی مقدار موجود ہوتی ہے اور کیلے کھلانے کے لئے بھی وقت اور موسم کی کوئی قید نہیں ہے۔ دست و اسہال ایک بے حد عام سی بیماری ہے۔ جس کے لئے صرف توجہ اور وقت کی ضرورت ہے۔ اس کے علاج کے لئے داوؤں سے کہیں زیادہ اہم ترین نمکول اور ہلکی غذائیں ہیں۔ اگر مائیں پریشان ہو کر ڈاکٹروں کے پیچھے نہ بھاگیں، طرح طرح کی ادویات شروع نہ کرائیں اور صرف ان دو باتوں کا خیال رکھیں تو انشاء اللہ آئندہ ملک میں کوئی بچہ محض دست واسہال کے باعث فوت نہیں ہوگا۔ ویسے ہر بچے کی جان قیمتی ہوتی ہے۔ لیکن واقفین نو بچے اس وجہ سے بھی قیمتی ہیں کہ یہ والدین کے پاس جماعت کی امانت ہیں۔ سب ماؤں کو اور خصوصاً واقفین نو بچوں کی ماؤں کو ان باتوں پر اچھی طرح عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ واقفین نو بچوں کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور انہیں جماعت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

مومن اور منافق میں امتیاز کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ میں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم کہ اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لیے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 593)

دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کے فون نمبرز

صدر مجلس کارپرداز کا فون نمبر: 6215615

سیکرٹری مجلس کارپرداز فون نمبر: 6212969

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا

عنبری

کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں

فی ڈبی 60 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

خبریں
قومی اخبارات سے

پاکستانی سرحد پر کارروائیاں درست ہیں

امریکی وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس نے باجوڑ ایجنسی میں امریکی طیاروں کی بمباری کے نتیجہ میں شہریوں کی ہلاکت کے واقعہ پر کوئی تبصرہ اور معذرت کرنے سے انکار کر دیا ہے تاہم اس کے ساتھ ہی انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے دوران پاکستانی سرحد پر امریکہ کی جانب سے ہونے والی سخت کارروائی کی حمایت کی ہے۔ لائبیریا جاتے ہوئے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بمباری کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ القاعدہ اور طالبان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی اور ان کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا امریکہ باجوڑ پر حملے کے بعد پاکستان کے خدشات دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان اس کا اتحادی ہے۔ القاعدہ اور طالبان ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہیں کی جاسکتی۔ القاعدہ پاکستان کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے جو ملک کو انتہا پسندی کی جانب دھکیل سکتا ہے۔

باجوڑ میں امریکی کارروائی قابل مذمت ہے

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ حکومت خوردنی وغیر خوردنی اشیاء کی کم قیمت پر فراہمی کے لئے کوشاں ہے اور اشیاء کا معیار بھی بہتر بنانے پر توجہ دے رہی ہے ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری کا مستقبل تابناک ہے۔ باجوڑ ایجنسی کا واقعہ افسوسناک اور قابل مذمت ہے دورہ امریکہ سے پاکستان میں سرمایہ کاری میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

5 بڑے شہروں میں نیا ٹریفک سسٹم لا رہے ہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے کے پانچ بڑے شہروں لاہور، راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد میں ٹریفک کا نیا نظام لا رہے ہیں جو ٹریفک مینجمنٹ اور ٹریفک انجینئرنگ کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا صوبے کے ہر ضلع کیلئے علیحدہ ٹریفک پولیس کیڈر تشکیل دیا جائے گا۔ وہ ایوان وزیر اعلیٰ میں پنجاب کے ٹریفک نظام کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک مینجمنٹ کے نئے نظام کو عملی شکل دینے کیلئے 6 ہزار ٹریفک آفیسرز بھرتی کئے جائیں گے جن کی تنخواہ دس ہزار روپے اور تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوایشن ہوگی اور ان کی ریکروٹمنٹ خالصتاً میرٹ پر کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نئے بھرتی ہونے والے ٹریفک آفیسرز کو خصوصی تربیت فراہم کی جائے گی اور ان کی وردی بھی مختلف ہوگی۔ بڑے شہروں میں ٹریفک کے نئے سگنلز بھی لگائے جائیں گے۔

موجودہ قیادت کی نیت صاف ہے وزیر اعظم

پاکستان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی مستقل مزاجی اور عزم کے باعث اب ملکی معیشت مستحکم ہوگئی ہے ہماری عوام میں تمام صلاحیتیں موجود ہیں۔ صرف انہیں موقع ملنے کی ضرورت ہے پاکستان ایک جوہری طاقت ہے اور یہ سب کچھ ہم نے اپنے وسائل سے حاصل کیا ہے۔ تنقید کا ہر ایک کو حق ہے تاہم یہ تنقید تعمیری ہونی چاہئے اور اسے سننے کی بھی برداشت ہونی چاہئے صدر مشرف ایک مخلص اور پرعزم شخص ہیں ان سے میری پہلی ملاقات جی ایچ کیو راولپنڈی میں ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا موجودہ قیادت کی نیت صاف ہے تمام فیصلے ملکی مفاد میں کریں گے۔

امریکہ پاکستان سے معافی مانگے حکمران

مسلم لیگ نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ باجوڑ ایجنسی کے 18 بے گناہ افراد کی ہلاکت کا موجب بننے والی بمباری کے واقعہ پر پاکستان سے معافی مانگے۔ پارٹی کے مرکزی سیکرٹریٹ میں اس واقعہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف افراد کی طرف سے اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا۔ گوہر ایوب نے کہا حملہ پاکستان کی سالمیت اور خودمختاری کی نفی ہے ایسے اقدامات سے باہمی تعلقات متاثر ہونگے۔ نعیم چٹھہ نے کہا کہ امریکہ کو اپنی ایجنسیوں کی خبروں اور رپورٹوں پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔

باجوڑ میں بمباری سرحد پار سے کی گئی

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ملکوں کی خودمختاری کا احترام کیا جانا چاہئے۔ باجوڑ ایجنسی میں بمباری طیاروں سے نہیں بلکہ سرحد پار سے کی گئی۔ جس میں سویلین مارے گئے۔ معاملہ کو سہ فریقی کمیشن میں اٹھائیں گے۔ بی بی سی سے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ باجوڑ کے واقعہ میں مرنے والے عام پاکستانی شہری تھے انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ جنگ میں بطور اتحادی پاکستان کے ساتھ اکٹھے کام کرنے کے قواعد و ضوابط ذہن میں رکھے۔

متاثرہ علاقوں میں بارش و برفباری جاری

زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں بارش اور برفباری کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا۔ جس سے امدادی سرگرمیاں پھر سے معطل ہو کر رہ گئیں۔ مظفر آباد کے مضافاتی علاقوں چکار، لیپہ، لمبیاں، سپٹھانی، رحیم کوٹ پریم کوٹ، بڑیالہ اور ضلع نیلم کے علاقوں میں وقفہ وقفہ سے بارش جاری ہے جس سے کئی خیمے گرنے کے بعد متاثرین کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جبکہ سوات میں لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے بشام کے قریب شاہراہ قراقرم بند ہوگئی ہے اور ساتھ ہی بجلی اور مواصلاتی نظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔ آئندہ چند روز تک مزید برفباری کا امکان ہے۔ درجہ حرارت منفی 8 تک پہنچ گیا۔

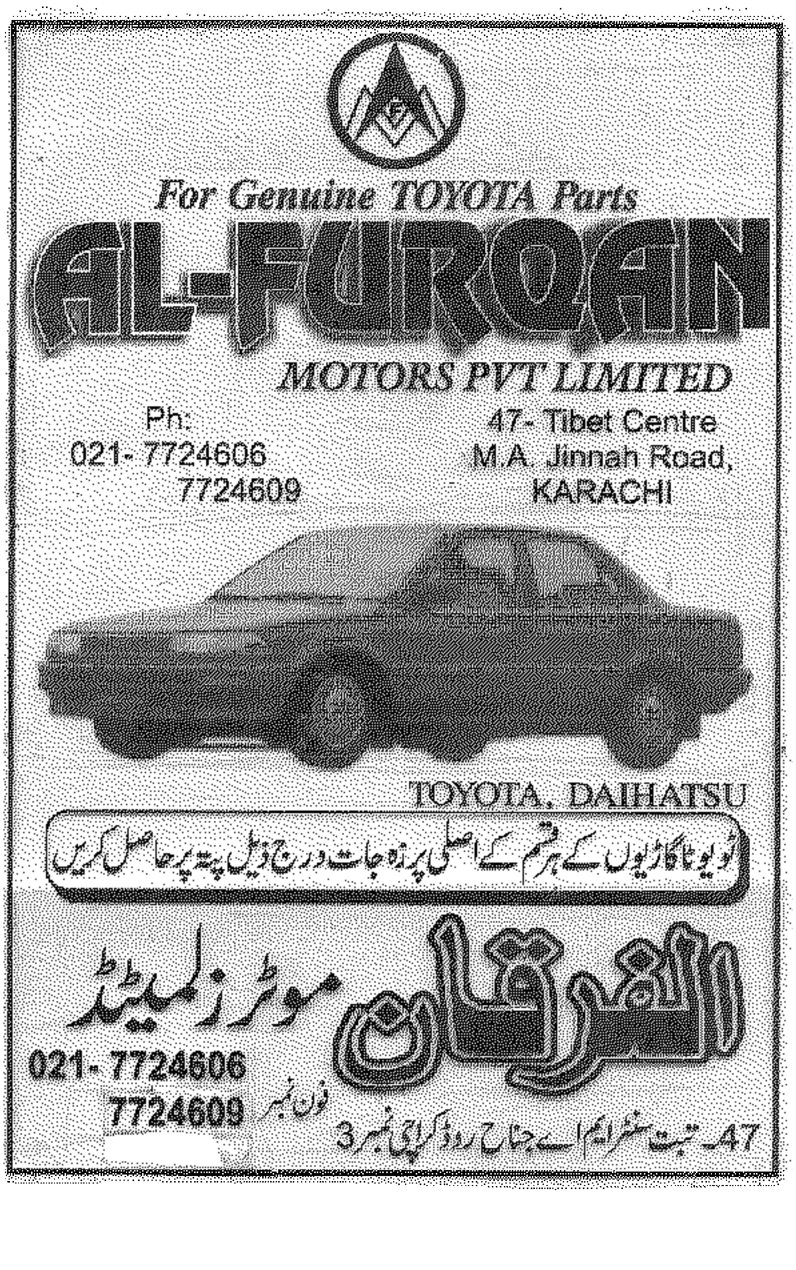

ربوہ میں طلوع و غروب 18 جنوری 2005ء	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:31

ربوہ میں بارش اور سردی کی لہر

ربوہ اور گردونواح میں امسال موسم سرما بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک رہا۔ جس کی وجہ سے موسمی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ تاہم گزشتہ چند روز سے گھرے بادل چھائے ہوئے ہیں گزشتہ روز وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری ہے اور سردی کی لہر میں اضافہ ہوا ہے اڑتی ہوئی دھول بارش کی وجہ سے ختم ہوگئی ہے اس کے باوجود گلیوں اور بازاروں میں رونق معمول کے مطابق جاری ہے۔ دسمبر، جنوری کے مہینوں میں شہر سے باہر کے مہمانوں کی آمد سے رونقوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ بھیگے موسم میں یہ چہل پہل ہمیں جلسہ سالانہ ربوہ کی یاد بھی دلاتی ہے۔

سامان برائے نیلامی

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 23 جنوری 2006ء کو بوقت 8:30 بجے فروخت کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں۔

سامان ۔ کرسیاں، میز، سیلنگ فین، الماریاں، لکڑی، ٹی وی، کولر، جنریٹر، پیڈسٹل فین، ٹیلی فون سیٹ، ائیر کولر، الیکٹرک کولر وغیرہ۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

پرانے امراض کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر
محمد اسلم سجاد ربوہ
047-6212694 0333-6717938

شادی بیاہ اور بیرون ملک عزیزوں کیلئے آپ کا انتخاب
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
ایک دام
اعلیٰ مردانہ کوالٹی

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

C.P.L 29-FD